احکام رمضان المبارک

اور

حالات دارالعلوم دیوبند

۱۴۴۳ھ	مطابق	۲۰۲۲ء

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

شعبہ تنظیم وترقی دارالعلوم دیوبند

DAFTAR TANZEEM -O-TARAQQI
DARUL ULOOM DEOBAND U.P. (India)
Phone: No (01336) 222429 Fax: 222768
E -mail: mohtamim@darululoom-deoband.com
Website: www.darululoom-deoband.com

وأن تصوموا خير لكم

☆ رمضان المبارک کا مہینہ خیر و برکت کا مہینہ ہے۔

☆ رمضان المبارک میں شیاطین قید و بند میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔

☆ رمضان المبارک میں خاص طور پر عبادت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

☆ رمضان المبارک کی راتوں میں ایک رات (شبِ قدر) آتی ہے جس میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ملتا ہے، اس رات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور جس بندہ کو عبادت میں مشغول پاتے ہیں اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اور تمام فرشتے آمین کہتے ہیں۔

☆ رمضان المبارک میں خداوند قدوس کی بارش کی طرح رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

☆ رمضان المبارک کا مہینہ روحانی ترقی کے لئے ایسا ہے جیسے ساون کا مہینہ ہریالی کے واسطے۔

☆ رمضان المبارک میں اپنے غریب بھائی بہنوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

☆ روزہ مخلصانہ عبادت ہے جس میں دکھاوٹ کا کوئی شائبہ نہیں اس لئے حق تعالیٰ اس کا اجر بطور خاص عطا فرمائیں گے۔

☆ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر نفل عمل کا ثواب فرض کے برابر اور ہر فرض عمل کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

☆

ماہ رمضان کے فضائل و برکات

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی خصوصیات اور فضائل و برکات کی وجہ سے امتیازی شان رکھتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو قید و بند میں ڈال دیا جاتا ہے، اس ماہ مبارک کا ابتدائی عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ دوزخ سے آزادی کا عشرہ ہے، رمضان میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی ایک رات (شبِ قدر) آتی ہے جو قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس بابرکت مہینہ میں اہلِ ایمان کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے، اسی مبارک مہینہ میں قرآن پاک نازل کیا گیا، جس کی ہدایت کی بدولت انسانی زندگی میں ایمان و یقین کی روشنی آئی، امن و امان کی فضا پیدا ہوئی، اس مہینہ میں دن کے روزوں کے علاوہ رات میں ایک خاص عبادت کا عمومی اور اجتماعی نظام قائم کیا گیا جو تراویح کی شکل میں ملتِ اسلامیہ میں رائج ہے، دن کے روزوں کے ساتھ رات کی تراویح کی برکات مل جانے سے اس مہینہ کی نورانیت اور تاثیر میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کو اپنے ادراک و شعور اور احساس کے مطابق ہر بندہ محسوس کرتا ہے جو ان باتوں سے کچھ بھی تعلق اور مناسبت رکھتا ہے اور جس کے دل میں ایمان و یقین کی ہلکی سی بھی روشنی موجود ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے دنوں میں روزے

فرض کیے گئے ہیں، اور راتوں میں تراویح کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس ماہ کی ہر شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی اعلان کرتا رہتا ہے، اے خیر کے طلب کرنے والو! بھلائی کے کام کی طرف آگے بڑھو، اور اے برائی کے چاہنے والو! اپنی برائیوں سے باز آؤ۔

روزہ کا اجر وثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی فضیلت اور اس کی قدر واہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب روزہ کے نتیجہ میں سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ عام قاعدہ اور اصول سے بالاتر ہے، دراصل بندہ کی طرف سے یہ میرے لیے ایک تحفہ ہے، میں اعزاز واکرام کے ساتھ اس کا اجر وثواب خود عطا کروں گا، میرا بندہ میری رضا کی خاطر اپنی خواہشِ نفس ترک کر دیتا ہے اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، لہٰذا میں خود اپنی مرضی کے مطابق اس کی نفس کشی اور پُرخلوص قربانی کا صلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو طرح کی مسرتیں ہیں، ایک افطار کے وقت کی مسرت، دوسری جب وہ اپنے مالک ومولیٰ کے حضور میں باریابی کا شرف حاصل کرے گا، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے، یعنی انسانوں کے لیے مشک کی خوشبو جس قدر عمدہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو اس سے بھی زیادہ پیاری ہے، روزہ دنیا میں نفس وشیطان کے شدید حملوں سے بچاؤ کے لیے اور آخرت میں جہنم کی ہولناکیوں سے تحفظ کے لئے ایک مؤثر ذریعہ اور ایک مضبوط ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ بیہودہ گوئی اور فحش باتوں سے بچا رہے، شور وشغب نہ کرے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ پر اتر آئے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری ومسلم)

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے، جو شخص اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا اور جو اس اہم فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گنہ گار اور فاسق ہے۔

رویتِ ہلال

اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عید کے موقع پر بہت سے لوگوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے، ایک یا دو کی شہادت معتبر نہیں ہوگی اور اگر مطلع صاف نہیں ہے تو رمضان کے چاند کے متعلق ایک مسلمان کا خبر دینا بھی کافی ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ فسق میں مبتلا نہ ہو، عید کے چاند کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں چاند دیکھنے کی گواہی دیں کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ یہاں بھی ضروری ہے کہ وہ سب عادل ہوں، فاسق و بدکار نہ ہوں تو چاند مان لیا جائے گا۔ چاند کے ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں، چاند کے سلسلہ میں تار، ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر بھی مقامی ذمہ دار مفتی کی تصدیق کے بغیر معتبر نہیں۔

روزہ کی نیت

نیت کہتے ہیں دل سے قصد و ارادہ کرنے کو، خواہ زبان سے کچھ کہے، یا نہ کہے، روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو روزہ نہ ہوگا، رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے، رات میں اگر نیت نہ کی ہو تو زوال سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک دن میں نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا (۲) قصداً اپنے اختیار سے منہ بھر قے کرنا

(۳) روزہ یاد رہتے ہوئے کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا (۴) عورت یا کسی مرد کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا اور کچے گیہوں کا دانہ وغیرہ (٦) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا، بیڑی، سگریٹ اور حقہ پینا (۷) بھول کر کھا پی لیا، یاد آنے پر یہ خیال کیا کہ اب تو روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی (۹) دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے، افطار کرلیا۔

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ کفارہ واجب نہیں (۱۰) جان بوجھ کر بیوی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس صورت میں قضا بھی لازم آتی ہے اور کفارہ بھی، کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے، بیچ میں ناغہ نہ ہو، اگر ناغہ ہو گیا تو پھر سے متواتر ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے، اور اگر روزے کی طاقت نہیں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلے سے دانت صاف کرنا، ان سب صورتوں میں روزہ مکروہ ہو جاتا ہے (۲) تمام دن حالت جنابت میں (بغیر غسل کئے) رہنا (۳) فصد کرانا، یا کسی مریض کے لئے اپنا خون دینا (۴) غیبت یعنی کسی کی عدم موجودگی میں اُس کی برائی کرنا، جو ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے (۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا، خواہ انسان کو دی جائے یا کسی جانور کو یا بے جان کو، ان سب چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے

(۱) مسواک کرنا (۲) سر یا مونچھوں میں تیل لگانا (۳) آنکھوں میں دوا یا سرمہ ڈالنا (۴) خوشبو سونگھنا (۵) گرمی یا شدتِ پیاس کی وجہ سے غسل کرنا (۶) کسی قسم کا انجکشن لگوانا (۷) حلق میں بلا اختیار دھواں یا گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا (۸) کان میں پانی بلا ارادہ چلا جانا (۹) خود بخود قے آجانا (۱۰) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی ضرورت) ہوجانا (۱۱) اگر خواب میں یا صحبت کرنے کی وجہ سے غسل کی ضرورت پیش آگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی تو روزہ میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا (۱۲) اگر بیوی کو اپنے خاوند یا نوکر کو آقا کے غصہ کا قوی اندیشہ ہو تو کھانے میں نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

(۱) اگر بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا شدید خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد میں اس کی قضا لازم ہے (۲) اگر عورت حمل سے ہے اور روزہ رکھنے میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے (۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور روزے سے دودھ کم ہوجاتا ہے اور بچے کو تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے (۴) شرعی مسافر جو کم از کم ۴۸ میل (تقریباً سوا ستتر [۱] کلومیٹر) سفر کی نیت کر کے گھر سے نکلا ہو، اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، لیکن اگر سفر میں کوئی تکلیف یا دقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ روزہ

---

[۱] صحیح پیائش ۷۷ کلومیٹر ۲۴۷ میٹر اور ۳۶ سینٹی میٹر ہے

رکھ لے اور اگر خود کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہو تو پھر روزہ نہ رکھنا افضل ہے (۵) اگر روزہ کی حالت میں سفر شروع کیا تو اب روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے، کوئی شخص سفر میں تھا، بغیر روزہ کے تھا اور افطار سے پہلے کسی بھی وقت گھر پہنچ گیا تو اب اسے چاہئے کہ افطار تک روزہ کے احترام میں کھانے پینے سے احتراز کرے، اور اگر صبح صادق کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ سفر سے آ گیا اور ایسے وقت میں آیا جس میں روزہ کی نیت ہو سکتی ہے یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے اور روزہ رکھے۔ (۶) اگر کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے روزہ توڑ دینا جائز ہے، پھر قضا کرے (۷) اگر بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ جان کا خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ واجب ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہوگی، کفارہ واجب نہیں (۸) عورت کے لئے ایامِ حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون (نفاس) آتا ہے اس کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں، ان دنوں میں روزے نہ رکھے بعد میں قضا کرے (۹) بیمار، مسافر اور حیض و نفاس والی عورت کے لیے رمضان میں روزے نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے، لیکن رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے ان کے لیے لازم ہے کہ سب کے سامنے کھانے پینے سے احتراز کریں۔

روزہ کی قضا

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا تو جب عذر جاتا رہے تو جلد قضا کر لینا چاہیے، زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، کیا معلوم کس وقت موت آ جائے، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک کر کے رکھے (۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہو جانے کے بعد اپنی موت تک اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کر سکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں اتنے دن کی قضا لازم

ہوگی (۳) اگر کسی نے فوت شدہ روزے قضا کرنے کا وقت پایا، لیکن ابھی تک قضا نہیں کرے کہ موت کا وقت آ گیا تو وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کیے بغیر مر گیا تو مناسب ہے کہ اس کے ورثاء ہر روزہ کے بدلے میں ایک کلو ۶۳۳/ گرام گندم یا تین کلو ۲۶۶/ گرام جو یا ان کی قیمت غریبوں پر صدقہ کریں اور اگر وہ مرنے والا مال چھوڑ کر مرا ہے اور روزہ کی وصیت کر گیا تو ہر روزہ کے بدلے میں مذکورہ مقدار فدیہ ادا کرنا واجب ہے۔

سحری

روزہ دار کو آخر رات میں صبح صادق سے پہلے سحری کھانا مسنون ہے، اس میں برکت ہے اور ثواب ہے، آدھی رات کے بعد جس وقت بھی کھائے سحری کی سنت ادا ہو جائے گی، مگر آخر رات میں کھانا افضل ہے، اگر مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانا منع نہیں، صبح صادق سے ذرا پہلے تک سحری کھانا جائز ہے، سحری سے فارغ ہو کر دل میں رزہ کی نیت کر لینا کافی ہے۔

افطار

آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں جب مطلع ابر آلود ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔ ویسے تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیے۔ کھجور اور خرما سے روزہ افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کرنے میں بھی کوئی کراہت نہیں، اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے افطار کرے تو اس سے ثواب کم نہ ہوگا، البتہ اگر یہ چیز حرام یا مشتبہ ہو تو اُسے ہر گز قبول نہ کیا جائے، اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، افطار کے وقت یہ دعا مسنون ہے: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ اور افطار کے

بعد یہ دعا پڑھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰه

تراویح

(۱) رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعات تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے (۲) تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں تراویح پڑھ لے تو جائز ہے مگر مسجد کی جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا، اور اگر محلہ کی مسجد میں باجماعت تراویح کسی نے نہ پڑھی تو سارے محلہ والے ترکِ سنت کے مرتکب ہونے کی وجہ سے گنہ گار ہوں گے۔ (۳) تراویح میں ایک بار قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے، تراویح پڑھانے کے لئے اگر حافظ قرآن نہ ملے یا ملے مگر بلا اجرت نہ سنائے تو چھوٹی سورتوں سے مثلاً اَلَم تَرَ کیف سے نماز تراویح ادا کریں، اجرت دے کر قرآن پاک نہ سنیں کیوں کہ قرآن پاک سنانے پر اجرت دینا اور لینا دونوں حرام ہیں، سامع کے لئے بھی اجرت لینا جائز نہیں اجرت پر قرآن سنانے سے نہ تو امام کو ثواب ملتا ہے، نہ مقتدیوں کو ثواب ملتا ہے۔ (۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں ۲۰ / رکعت تراویح پڑھ چکا ہے تو اس کو دوسری مسجد میں اسی رات میں تراویح پڑھانا درست نہیں (۵) اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار رکعت پر سلام پھیرا تو صرف آخری دو رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی اور شروع میں پڑھی ہوئی دو رکعتیں اور ان میں پڑھا ہوا قرآن پاک لوٹایا جائے گا لیکن اگر دو رکعت پر قعدہ کیا ہے یعنی بیٹھا ہے تو چاروں رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی۔ اعادہ کی ضرورت نہیں (۶) جس شخص کی تراویح کی دو چار رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام نے نماز وتر پڑھانی شروع کردی ہو تو اس کو چاہیے کہ امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہو جائے، اور چھوٹی ہوئی تراویح بعد میں پوری کرے۔ (۷) جس شخص کو عشاء کی نماز باجماعت نہ ملی ہو بلکہ تنہا پڑھی ہو وہ امام کے ساتھ وتر باجماعت پڑھ

سکتا ہے(۸) جس نے تراویح کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی اسے وتر کی جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیے بلکہ اپنی تراویح کے بعد وتر پڑھنی چاہیے، لیکن اگر جماعت میں شریک ہو گیا تو اس کی نماز وتر ہو گئی، لوٹانے کی ضرورت نہیں (۹) قرآن پاک کو اس قدر تیز پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ملے گا اور نہ مقتدیوں کو(۱۰) اس قدر زیادہ قراءۃ کرنا کہ مقتدیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے، تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرنا اچھا نہیں ہے(۱۱) نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔

اعتکاف

رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک عمل اعتکاف بھی ہے، اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یک سو ہو کر مسجد میں رہے اور خدا کی عبادت اور اس کے ذکر میں لگا رہے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو اور سوائے ایسی حاجاتِ ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت، غسل واجب یا وضو کی ضرورت، مسجد سے باہر نہ جائے (۲) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر بڑے شہر کے ہر محلہ میں اور چھوٹے دیہات کی ہر بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب پر ترکِ سنت کا وبال رہے گا، اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کر لے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی (۳) اعتکاف میں کوئی خاص عبادت متعین نہیں، نماز، تلاوت کلام پاک، دینی کتابوں کا پڑھنا یا ذکر اللہ کرنا، غرض جو عبادت بھی چاہے کرتا رہے (۴) جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے نکلے کہ جامع مسجد میں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے، اگر اس سے کچھ پہلے مسجد میں چلا گیا تو بھی اعتکاف میں خلل نہیں پڑے گا۔ (۴) اگر بلا ضرورت

طبعی و شرعی تھوڑی دیر کے لیے بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا خواہ جان بوجھ کر نکلے یا بھول کر، اس صورت میں اعتکاف کی قضا کر لینا بہتر ہے (۵) اگر آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو اعتکاف کی نیت سے بیس تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور جب عید کا چاند نظر آئے تب اعتکاف سے باہر نکلے (۶) غسل جمعہ یا محض گرمی سے پریشان ہو کر غسل کے واسطے مسجد سے باہر نکلنا معتکف کے لیے جائز نہیں (۷) معتکف کو لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے، مسجد کے احترام کے خلاف بھی کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

شب قدر

چوں کہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے کم ہیں، اس لیے حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک رات ایسی عنایت فرمائی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے، لیکن اس رات کے تعین کو پوشیدہ رکھا گیا تا کہ لوگ اس کو تلاش کریں اور بے حساب ثواب حاصل کریں، اس کے لیے کوئی رات متعین نہیں، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر آنے کا زیادہ امکان ہے، یعنی ۲۱ویں، ۲۳ویں، ۲۵ویں، ۲۷ویں اور ۲۹ویں، ستائیسویں شب میں اولیاء اللہ نے اسے پایا ہے، ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت اور توبہ و استغفار اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے جاگے اور نفل نماز، دُعا، تلاوت قرآنِ کریم یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ یہ اہتمام بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے، ان راتوں کو صرف جلسوں اور

تقریروں میں صرف کر کے سوجانا بہت بڑی محرومی کی بات ہے، تقریریں ہر رات ہوسکتی ہیں مگر شب قدر کی عبادت کا یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہیں آئے گا، البتہ جو لوگ رات بھر جاگ کر عبادت کرنے کی ہمت رکھتے ہیں، وہ شروع میں کچھ وعظ سن لیں پھر نوافل اور دعاء میں لگ جائیں تو درست ہے، شب قدر کی خاص دعا ہے: اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریاتِ زندگی کے علاوہ ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی یا ساڑھے ۸۷ گرام سونا یا اس کی قیمت کے بقدر رقم ہو یا حوائج اصلیہ سے زائد ایسی چیزیں موجود ہوں جن کی قیمت بقدر نصاب ہو خواہ وہ چیزیں تجارت کے لیے نہ ہوں جیسے رہائش کے مکان سے زائد مکان گھر کے مصارف کے بقدر کاشتکاری کی زمین سے زائد زمین، ضرورت کے کپڑوں اور برتنوں سے زائد کپڑے اور برتن وغیرہ (۲) صدقۂ فطر کے نصاب پر سال کا گذرنا شرط نہیں ہے بلکہ عید الفطر کے روز بقدر نصاب مالیت کا ہونا صدقۂ فطر کے وجوب کے لیے کافی ہے (۳) جس کے پاس نصاب مذکور کے بقدر مال ہو وہ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے (۴) ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک کلو ۶۳۳ گرام گندم یا تین کلو ۲۶۶ گرام جو یا ان کی قیمت ہے (۵) رمضان کی آخری تاریخ میں یا یکم شوال کی صبح صادق سے قبل پیدا ہونے والے بچہ کا صدقۂ فطر دینا بھی لازم ہے (۶) صدقۂ فطر انہیں لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ کافر کو نہیں دی جاسکتی اور صدقۂ فطر دیا جا سکتا ہے۔ (۷) صدقۂ فطر صبح سویرے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے دیدے

اگر پہلے نہیں دیا تاخیر کر دی تب بھی یہ ساقط نہیں ہوگا، بعد میں ادا کرنا ضروری ہے۔

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ

پہلے دل سے نیت کرے کہ میں دو رکعت نماز عید واجب پڑھتا ہوں چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اللہ کے واسطے اس امام کے پیچھے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لے اور سبحانک اللھم آخر تک پڑھے پھر تین زائد تکبیریں کہے، پہلی اور دوسری تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور تیسری تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لے اور باقی رکعت جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتا ہے پڑھے، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورۃ کے بعد جب امام زائد تکبیریں کہے تو پہلی دوسری اور تیسری ہر تکبیر میں اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، باقی نماز حسب دستور پوری کرے، نماز عید کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال پر ختم ہو جاتا ہے، نماز عید کے بعد امام خطبہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں، خطبہ سنے بغیر ہرگز نہ جائیں، جس طرح نمازِ عید واجب ہے اسی طرح عید کا خطبہ سننا بھی واجب ہے، خطبہ کے بعد دعا ثابت نہیں بلکہ سلام کے بعد ہی دعا کر لیں۔

مسائل زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ ہر اس شخص پر فرض ہے جس کے پاس نصاب کے بقدر مال ہو، زکوٰۃ کا نصاب ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی یا اس کی قیمت کے بقدر رقم یا سامانِ تجارت ہے، ایسا نصاب جب سال بھر کسی کی ملک میں رہے تو اس پر زکوٰۃ

فرض ہو جاتی ہے (۲) صاحبِ نصاب اگر کسی سال زکوٰۃ پیشگی دیدے تو یہ بھی جائز ہے البتہ اگر بعد میں سال پورا ہونے سے پہلے مال بڑھ گیا تو اس بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ بھی دینا ہوگی (۳) جس قدر مال ہے اس کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے، یعنی ڈھائی فیصد، سونے چاندی یا جس مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے اس کا چالیسویں حصہ دینا بھی صحیح ہے اور چالیسویں حصے کی قیمت ادا کر دینا بھی جائز ہے، مگر قیمت خرید نہ لگے گی بلکہ زکوٰۃ فرض ہونے کے وقت بازار میں جو قیمت ہوگی اس کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا (۴) کسی فقیر کو اتنا مال دیدینا کہ جتنے مال پر زکوٰۃ فرص ہوتی ہے مکروہ ہے، لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اس سے کم دینا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے (۵) مقروض کو اس کے قرضہ کے بقدر یعنی جس سے اس کا قرضہ ادا ہو سکتا ہے دینا جائز ہے، قرضہ خواہ کتنا ہی ہو (۶) زکوٰۃ ادا ہونے کے لیے شرط ہے کہ جو رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو دی جائے وہ اس کی کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ ہو صرف اللہ کے لیے ہو (۷) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دی جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو، اس کے مالکانہ قبضہ کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (۸) کارخانوں اور مل وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن اس میں جو خام مال یا تیار شدہ مال ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے (۹) سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ فرض ہے، برتن حتی کہ سچا گوٹہ، ٹھپہ، اصلی زری (چاہے کپڑوں میں لگی ہوئی ہو) سونے چاندی کے بٹن اور انگوٹھی پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (۱۰) کسی کے پاس کچھ روپیہ، کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ مالِ تجارت ہے مگر علیحدہ علیحدہ، ان میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں ہے تو سب کو ملا کر دیکھیں گے، اگر مجموعہ کی قیمت ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ

فرض ہوجائے گی اور اگر اس سے کم رہے تو پھر زکوٰۃ فرض نہیں، نصاب میں چاندی کا اعتبار کیا گیا ہے۔ اس میں غریبوں کا فائدہ ہے (١١) ملوں اور کمپنیوں کے شیرز پر بھی زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ شیرز کی قیمت بقدر نصاب ہو یا اس کے علاوہ دیگر مال مل کر شیرز ہولڈر مالک نصاب بن جاتا ہو، البتہ کمپنیوں کے شیرز کی قیمت میں جو مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ کی لاگت بھی شامل ہوتی ہے وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوں گی، اس لیے اگر کوئی شخص کمپنی سے دریافت کر کے جس قدر رقم اس کی مشینری و مکان و فرنیچر میں لگی ہے اس کو اپنے حصے کے مطابق شیرز کی قیمت میں سے کم کر کے باقی کی زکوٰۃ دے تو یہ بھی جائز ہے (١٢) سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیرز کی قیمت ہوگی وہی لگے گی، مثلاً ابتداء سال میں دو ہزار روپے تھے اور سال ختم ہونے پر دو ہزار پانچ سو کی مالیت ہوگئی تو دو ہزار پانچ سو کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی (١٣) نابالغ کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے (١٤) سادات کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی سیّد ضرورت مند ہو تو زکوٰۃ سے ہٹ کر اس کی مدد کرنی چاہیے (١٥) اپنے اصول و فروع یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اولاد کی اولاد اور میاں بیوی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ان کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے، چچا، خالہ، پھوپی اور ماموں وغیرہ کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ان قریبی لوگوں کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا اجر ملتا ہے، ایک زکوٰۃ دینے کا، دوسرے صلہ رحمی کرنے کا، البتہ انہیں زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی صراحت نہ کرے۔ (١٦) زکوٰۃ کے مال سے غیر مسلم محتاجوں، بیواؤں اور ان کے یتیموں کی امداد کرنا جائز نہیں (١٧) زکوٰۃ کی رقم مدرسہ کے مدرّسین و ملازمین کی تنخواہوں میں دینا درست نہیں، اسی طرح امام و مؤذن کی تنخواہوں میں دینا بھی جائز نہیں۔

اسلامی علوم وثقافت

کا

بین الاقوامی عظیم مرکز

دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند اپنی وسیع خدمات اور بین الاقوامی شہرت کی بنا پر کسی تعارف کا محتاج نہیں، اس نے اپنے یومِ تاسیس (۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء) سے اب تک کثیر تعداد میں علماء، مشائخ، مفتی، مبلّغ، صحافی اور جاں باز مجاہد پیدا کیے ہیں، جن میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمیؒ، حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ، حضرت مولانا انور شاہ محدث کشمیریؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاہجہاں پوریؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب امروہویؒ، حضرت فخر المحدثین مولانا فخر الدین صاحب مرادآبادیؒ، حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، فدائے ملت حضرت مولانا سیّد اسعد مدنیؒ اور حضرت اقدس مولانا مرغوب الرحمنؒ وغیرہ جیسی قد آور تاریخ ساز شخصیتیں شامل ہیں، جو اپنی علمی ودینی خدمات اور مجاہدانہ کارناموں کی بنا پر نہ صرف پورے ہندوستان بلکہ پورے برِ اعظم ایشیا میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

فضلاء دارالعلوم نے ہندو پاک اور دیگر بہت سے ملکوں میں اسلامی علوم وثقافت کی حفاظت واشاعت کی غرض سے ہزاروں کی تعداد میں مدارسِ اسلامیہ اور دینی ادارے قائم کیے، مختلف دینی موضوعات پر بے شمار اور بہترین کتابیں تصنیف کیں اور مسلمانوں اور اسلام

کے خلاف اٹھنے والی ہرتحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اسی طرح اسلامی علوم وافکار اور عقائد و نظریات کو اپنے علم واستدلال اور عمل وکردار سے اس قدر مضبوط و مستحکم کردیا کہ اس دورِ الحاد و زندقہ میں بھی بحمد اللہ اسلام ہر طرح سے اپنی اصلی صورت میں محفوظ ہے اور بڑے سے بڑے معاندِ اسلام اس کے خلاف زبان کھولتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کا یہ ایسا عظیم اور بے مثال کارنامہ ہے جس میں کوئی دوسرا ادارہ اس کا شریک وسہیم نہیں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

اللہ جل مجدہٗ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ آج بھی دارالعلوم اپنی شاندار روایات کے ساتھ قوم کی علمی و دینی اور فکری تعمیر و ترقی میں مصروف ہے اور اس کی آغوشِ تعلیم و تربیت میں پروان چڑھ کر ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں علماء وفضلاء اور قراء وحفاظ نکل کر ملک و بیرون ملک میں علمی و دینی خدمات کی انجام دہی میں لگے ہوئے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ یہ تعداد روز افزوں ہے۔ اس وقت بھی قدیم وجدید طلبہ کی مجموعی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ دارالعلوم سے امداد پانے والے طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اساتذہ وکارکنان کی تنخواہوں کا اضافہ نیز مصارفِ طلبہ، خوراک، پوشاک، رہائش، روشنی، علاج کے ساتھ ساتھ نقد وظیفہ اور کتبِ درسیہ وغیرہ جیسی طلبہ کی ضروریات کا بیشتر حصہ دارالعلوم ہی پوری کرتا ہے۔ جو ہمدردانِ ملت اور اربابِ خیر وصلاح کے جذبۂ ایثار اور پُرخلوص عطایا ہی سے پورا ہوتا ہے؛ کیوں کہ دارالعلوم حکومتوں اور ریاستوں کی امداد قبول نہ کرکے عامۃ المسلمین کی امداد واعانت پر ہی انحصار کرتا ہے۔

موجودہ ہوشربا گرانی اور غیر اطمینان بخش حالات میں جب کہ پورا ملک سخت پریشان ہے دارالعلوم کی آمدنی کا متأثر ہونا ناگزیر ہے، ایسے حالات میں ملت کے ہمدردوں اور دارالعلوم کے بہی خواہوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں، تاکہ یہ عظیم الشان علمی درسگاہ تعلیمی ترقیات میں اپنی مرکزی حیثیت اور تابناک ماضی کے مطابق قابلِ قدر خدمات جاری رکھ سکے، اس لیے ضرورت ہے کہ اہلِ دل مسلمان خصوصی توجہ سے کام لے کر دارالعلوم دیوبند کو مالی اعتبار سے اس درجہ مستحکم کردیں کہ خدامِ دارالعلوم پورے اطمینان کے ساتھ اپنی خدمات میں مصروف رہیں۔

حضرات معاونین صرف زکوٰۃ وصدقات تک ہی اپنے تعاون کو محدود نہ فرمائیں؛ بلکہ اصل رأس المال میں سے بھی بطور عطیہ وامداد، دارالعلوم کو معقول مقدار میں چندہ دیں، تاکہ مصارفِ طلبہ کے علاوہ دوسرے ضروری اور اہم کاموں میں بھی رکاوٹ نہ ہو جو اس وقت پیش آرہی ہے۔

دارالعلوم دیوبند شاہراہِ ترقی پر

دارالعلوم کے روزِ قیام ہی سے قدرت نے اس کے مزاج میں نمو وارتقاء کی خصوصی صلاحیت ودیعت رکھی ہے، اس نے ہر دور میں آگے بڑھنے اور اپنی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کی راہوں کے سلسلے میں غور کیا اور ترقی پذیری کے ساتھ اپنے سفر کو جاری رکھا لیکن ۱۴۰۲ھ کے بعد دارالعلوم دیوبند کے ہر شعبہ کی رفتارِ ترقی میں بے مثال اضافہ ہوا ہے، مختلف اصلاحات عمل میں آئیں، اکثر شعبوں میں ترقیاتی تبدیلیاں رونما ہوئیں اس طرح یہ عظیم الشان ادارہ اپنے نظام کی وسعت اور خدمات کی ہمہ گیری کے اعتبار سے کہیں سے کہیں جا پہنچا، اس عرصے میں رونما ہونے والی اصلاحات وترقیات، معیار اور مقدار، کیفیت اور کمیت سے متعلق ذیل میں چند شعبوں کا اجمالی جائزہ پیش کیا جارہا ہے:

شعبہ جات دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کا انتظامی اور تعلیمی وتربیتی کام درج ذیل مختلف شعبہ جات میں پھیلا ہوا ہے:

(۱) شعبۂ اہتمام (۲) شعبۂ تعلیمات (۳) شعبۂ افتاء (۴) شعبۂ محاسبی (۵) شعبۂ تنظیم وترقی (۶) شعبۂ تعمیرات (۷) شعبۂ دارالاقامہ (۸) شعبۂ مطبخ وآٹا چکی (۹) شعبۂ رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ (۱۰) شعبۂ کتب خانہ (۱۱) شعبۂ برقیات (۱۲) شعبۂ محافظ خانہ (۱۳) شعبۂ صفائی وچمن بندی (۱۴) شعبۂ مکاتب اسلامیہ کمیٹی (۱۵) شعبۂ ممبئی برانچ آفس (۱۶) شعبۂ کمپیوٹر برائے کتابت (۱۷) شعبۂ انٹرنیٹ (۱۸) مہمان خانہ (۱۹) شعبۂ خرید وفروخت واسٹاک روم (۲۰) مکتبہ دارالعلوم (۲۱) شعبۂ دعوت وتبلیغ (۲۲) شعبۂ ماہنامہ دارالعلوم (۲۳) شعبۂ ماہنامہ الداعی (۲۴) شعبۂ دارالصنائع (۲۵) عظمت ہسپتال (۲۶) شعبۂ مجلس تحفظ ختم نبوت (۲۷) شعبۂ محاضراتِ علمیہ (۲۸) شعبۂ مطالعہ عیسائیت ودیگر مذاہب (۲۹) شعبۂ تحفظ سنت وردّ بدعت (۳۰) شعبۂ شیخ الہند اکیڈمی

(۳۱) شعبۂ انگریزی زبان وادب (۳۲) شعبۂ کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر۔ (۳۳) شعبۂ ترتیبِ فتاویٰ (۳۴) شعبۂ انٹرنیٹ وآن لائن فتویٰ

نوٹ: مذکورہ شعبہ جات میں سے بعض اہم شعبوں کا قدرے تعارف پیش ہے۔

شعبۂ اہتمام

یہ شعبہ دارالعلوم دیوبند کا سب سے اہم شعبہ ہے، تعلیمی وتربیتی نیز جملہ انتظامی شعبہ جات ودفاتر اسی کے تحت کام کرتے ہیں، مالیات وحسابات کے کاغذات کی منظوری، ملازمین کی رخصتوں وغیرہ کی منظوری سے متعلق کاغذات اسی شعبہ سے ہوکر گزرتے ہیں۔ چنانچہ شعبۂ اہتمام کے ضمن میں چند اہم شعبوں کا مختصر طور پر تعارف کرایا جارہا ہے۔

شعبۂ تنظیم وترقی

یہ شعبہ دارالعلوم دیوبند کا ایک کلیدی شعبہ ہے، اس شعبہ کے تحت ۵۰ر سفراء پورے ملک میں مختلف مقامات پر دارالعلوم کے تعارف، ہمدردانِ دارالعلوم سے ربط اور فراہمی مالیات کا کام انجام دے رہے ہیں اور غلہ اسکیم کے حلقے میں پہنچ کر دارالعلوم کی ضرورت کے لیے پانچ ہزار کوئنٹل سے زائد غلہ کی فراہمی کا کام بھی انجام دیتے ہیں۔ یہ شعبہ ۱۳۵۵ھ میں قائم ہوا تھا اور اسی دن سے اس کی سرگرمیاں جاری ہیں، الحمدللہ اس شعبے کی کارکردگی ترقی پذیر ہے۔

شعبۂ افتاء

اس شعبہ میں ملک وبیرون ملک سے سالانہ تقریباً ۱۷ر ہزار سے زائد استفتاء (سوالات) موصول ہوتے ہیں جن کے مدلل جوابات مفتی صاحبان مرتب کرتے ہیں اور سب کے ملاحظہ اور تصدیقی دستخطوں کے بعد دارالافتاء کی مہر لگا کر ان کو روانہ کیا جاتا ہے۔

شعبۂ انٹرنیٹ اور آن لائن فتویٰ

اس شعبہ کے تحت آن لائن فتویٰ، آن لائن دعوت اور آن لائن رابطہ کی اہم خدمات انجام پارہی ہیں۔ آن لائن فتویٰ کے تحت دارالافتاء کی مکمل کارروائی کے بعد سالانہ پانچ ہزار سے زائد سوالات کا اردو یا انگریزی میں جواب بھیجا جاتا ہے۔ ویب سائٹ پر اردو، ہندی، انگریزی اور عربی میں دارالعلوم کا جامع تعارف موجود ہے۔ اسلامی لائبریری، اردو وعربی مقالات سیکشن، ماہنامہ الداعی اور ماہنامہ دارالعلوم کی آن لائن اشاعت کا سلسلہ بھی قائم

ہے۔اس شعبہ کے ذریعہ داخلہ، چندہ، اسلامی موضوعات، ریسرچ اور دیگر امور سے متعلق سوالات کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔

شعبۂ تحفظ ختم نبوت

اس شعبہ کے ذریعہ ملک بھر میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا تعاقب کیا جاتا ہے اور اس سال دس فضلائے دارالعلوم کا انتخاب کر کے ردّ قادیانیت کی مشق کرائی جاتی ہے، ہر ایک کو قیام وطعام کی سہولت کے علاوہ -/1000 روپئے ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

شیخ الہند اکیڈمی

اس شعبہ کے زیر اہتمام صحافت اور مضمون نگاری کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس میں دس رفضلاء دارالعلوم دیوبند کو قیام وطعام کے ساتھ داخلہ دیا جاتا ہے۔اور -/1000 روپے ماہانہ نقد وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

شعبۂ محاضرات علمیہ

مسلک اہل سنت والجماعت کے خلاف اٹھنے والے باطل فرقوں کے تعاقب اور ان کی سرکوبی کے لیے مختلف موضوعات پر حضرات اساتذہ محاضرات پیش کرتے ہیں اور اس کے ہفتہ واری پروگراموں میں جملہ تکمیلات کے طلبہ حصہ لیتے ہیں اور اس میں ان کا سالانہ امتحان بھی لیا جاتا ہے۔

شعبۂ مطالعۂ عیسائیت ودیگر مذاہب

اس موضوع پر کام کرنے کے لیے باقاعدہ شعبہ کا قیام عمل میں آیا ہے اور ۱۰ رسالِ اوّل اور ۲ رسالِ دوم منتخب فضلاء دارالعلوم کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔اس شعبہ میں -/1000 روپئے ماہانہ وظیفہ مع قیام وطعام کی سہولت دی جارہی ہے۔

شعبۂ تحفظ سنت وردّ بدعت

یہ شعبہ چند سال قبل قائم ہوا ہے، اس کے تحت ردّ غیر مقلدیت وردّ بدعت کی مشق وتربیت کے لیے ۱۶ رفضلاء دارالعلوم کا انتخاب کر کے ان کو داخلہ دیا جاتا ہے، ان کو بھی قیام وطعام کے ساتھ نقد وظیفہ -/1000 روپئے ماہوار دیا جارہا ہے۔

شعبۂ دار الصنائع

اس کے زیر اہتمام دس طلبہ کو خیاطی کا کام سکھلایا جاتا ہے۔ نیز شعبۂ تجوید اردو حفص کے شوقین طلبہ اپنے خالی گھنٹے میں باجازت اہتمام کام سیکھتے ہیں اور یہ شعبہ خارج میں ایک گھنٹہ کھولا جاتا ہے، اس شعبہ میں مستقل داخل طلبہ کو قیام وطعام کی سہولت دی جاتی ہے۔

مطبخ

دار العلوم کے مطبخ سے دونوں وقت طلبہ کو کھانا تیار کر کے دیا جاتا ہے، ایک وقت میں چار ہزار سے زائد طلبہ کا کھانا تیار ہوتا ہے، صبح کو دال ونان اور شام کو گوشت ونان دیا جاتا ہے۔ مہینے میں چار مرتبہ بریانی تیار کر کے طلبہ کو دی جاتی ہے۔

شعبۂ دار الاقامہ

دار العلوم کا ایک اہم شعبہ دار الاقامہ ہے جس کے متعلق طلبہ کی رہائش کے انتظام کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی نگرانی اور اخلاقی تربیت کا کام ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر سال اساتذۂ دار العلوم میں سے ایک ناظم اعلیٰ دار الاقامہ کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور پندرہ نظماء حلقہ جات منتخب کیے جاتے ہیں، جو اپنے اپنے حلقوں میں طلبہ کی سیٹوں کا انتظام بھی کرتے ہیں اور ان کی نگرانی اور تربیت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔

مکاتب اسلامیہ کمیٹی

دار العلوم کی جانب سے ناخواندہ وجہالت زدہ علاقوں میں اور بالخصوص ان مقامات پر جو قادیانیت یا عیسائیت سے متاثر ہیں، مکاتبِ اسلامیہ کے قیام کا سلسلہ چند سالوں قبل شروع کیا گیا تھا، چناں چہ جب سے یہ سلسلہ جاری ہوا ہے، اس کے مفید نتائج مرتب ہو رہے ہیں ان تمام مکاتب کے معلّمین کو دار العلوم کی طرف سے جزوی یا کلی مشاہرہ دیا جارہا ہے اور تعلیمی پیش رفت کی نگرانی کا بھی معقول انتظام کیا گیا ہے۔ اس وقت ملک کے مختلف مقامات پر ان مکاتب کی تعداد ۳۲۰۰ ہے۔

شعبۂ اوقاف

دار العلوم دیوبند کے لیے وقف املاک کی نگرانی کے سلسلے میں یہ شعبہ قائم کیا گیا جو ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں موجود ادارے کی وقف املاک کی نگرانی کرتا ہے۔

شعبۂ تعلیمات

یہ شعبہ دار العلوم دیو بند کا ایک اہم اور بنیادی شعبہ ہے، تعلیم وتربیت سے متعلق تمام درجات اس کے تحت اپنا اپنا فرضِ منصبی ادا کرتے ہیں۔ نظام تعلیم کی نگرانی اور نظم وانتظام کے لیے مجلس شوریٰ کی منتخب کردہ باضابطہ ایک ''مجلس تعلیمی'' ہے، مجلس تعلیمی کی نگرانی میں یہ شعبہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے، اس کے تحت مندرجہ ذیل تعلیمی درجات ہیں۔

(۱) درجاتِ عربیہ از اوّل تا چہارم (مدرسہ ثانویہ)
(۲) درجاتِ عربیہ از پنجم تا دورۂ حدیث
(۳) تکمیل افتاء و تخصص فی الافتاء
(۴) تکمیل ادب و تخصص فی الادب
(۵) تکمیل تفسیر
(۶) تکمیل علوم
(۷) تخصص فی الحدیث
(۸) شعبۂ انگریزی زبان وادب
(۹) شعبۂ کمپیوٹر (ٹریننگ سینٹر)
(۱۰) خوش نویسی (کتابت)
(۱۱) دار الصنائع
(۱۲) شعبۂ دینیات (اردو وفارسی)
(۱۳) شعبۂ حفظ
(۱۴) شعبۂ ناظرہ
(۱۵) شعبۂ تجوید، حفص اردو، عربی
(۱۶) قرأت سبعہ وعشرہ
(۱۷) شعبۂ تحفظ ختم نبوت
(۱۸) شیخ الہند اکیڈمی
(۱۹) شعبۂ مطالعۂ عیسائیت ودیگر مذاہب
(۲۰) تحفظ سنت وردّ بدعت
(۲۱) شہری مکاتب

یوں تو شعبۂ تعلیمات روزِ اوّل ہی سے مصروفِ کار ہے، اور ہر دور میں اس کے نظام اور کام میں مختلف تبدیلیاں آتی رہتی ہیں، لیکن ۱۴۰۲ھ کے بعد سے اس شعبے میں نہایت اہم، دور رس اور مفید تبدیلیاں کی گئی ہیں، جن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
(۱) اصلاحات (۲) اضافے۔

اصلاحات

اس دور میں ہونے والی اصلاحات مختلف شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

(۱) ایک اہم اصلاح جدید داخلوں کے نظام میں کی گئی ہے، پہلے امتحانِ داخلہ تقریری ہوا کرتا تھا جس میں کثرتِ تعداد کی بنا پر کارروائی کی جلد تکمیل مشکل تھی، اب امتحانِ داخلہ تحریری کر دیا گیا ہے، اور پرچوں کی جانچ کا طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ تمام کاپیاں صرف

کوڈ نمبر کے ساتھ ایک جگہ رکھ دی جاتی ہیں، تمام ممتحن حضرات ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اور کاپیاں جانچتے ہیں، اس طرح پہلے سے کوئی نہیں بتا سکتا کہ کون سا پرچہ کس طالب علم کا، نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پرچہ کس ممتحن کے پاس جائے گا۔ اس طرح کم وقت میں زائد کام ہو جاتا ہے اور طلبہ کا داخلہ استحقاقی درجہ ہی میں ہو پاتا ہے۔

(۲) دوسری اہم اصلاح دیگر امتحانات میں ہوئی ہے، پہلے سالانہ کے علاوہ دو امتحان ہوتے تھے، سہ ماہی اور ششماہی، دونوں امتحانات کی تیاری، پھر امتحان، اس کے بعد تعطیل وغیرہ میں کافی وقت لگتا تھا، جس سے سالانہ مقدار خواندگی متاثر ہوتی تھی، اب سہ ماہی امتحان ختم کر کے درمیان سال میں ''وسط مدتی امتحان'' کر دیا گیا ہے، اس طرح وقت بچتا ہے اور مقصد وہی حاصل ہوتا ہے، اس لیے بھی کہ اس امتحان کا نظام سابقہ سہ ماہی و ششماہی امتحانات سے کہیں بہتر بالکل سالانہ کے انداز پر کر دیا گیا ہے۔

(۳) سالانہ امتحان کی جانچ کو محتاط بنانے کے لیے کوڈ نمبر کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے، کاپی کا سرِ ورق جس پر طالبِ علم کا نام وغیرہ ہوتا ہے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور کاپی پر صرف کوڈ نمبر ہوتا ہے، قدیم طلبہ کے داخلوں میں مجلسِ تعلیمی کے ضابطوں کی مکمل پابندی، تمام تکمیلات میں داخلے کے لیے متعین نمبرات کی شرط ہے اس طرح تمام تکمیلات کی افادیت میں اضافہ ہوتا ہے، خصوصاً درجۂ تکمیل افتاء کہ جید الاستعداد طلبہ کے انتخاب نے اس کی افادیت کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔

(۴) درجۂ تحفیظ القرآن کی کارکردگی بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور تمام ہی اساتذۂ حفظ کو مختلف اصول وضوابط کا پابند بنایا گیا ہے، اس طرح الحمد للہ اس درجے کی کارکردگی پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ تحفیظ القرآن کی نگرانی کے لیے مستقل طور پر ایک ذمہ دار کو متعین کیا گیا ہے۔

(۵) درجات ناظرہ الگ سے قائم کیے گئے ہیں، ان میں شروع سے ہی قرآن پاک تجوید کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔

اضافے

۱۴۰۲ھ کے بعد سے تعلیمات سے متعلقہ درجات میں بڑی وسعت آئی ہے، جو درج ذیل ہیں۔

مدرسہ ثانویہ

تعلیم کے مراحل میں ابتدائی درجات بڑی اہمیت کے حامل ہیں، یہی درجات استعداد سازی کی بنیاد ہیں، اس لیے درجۂ چہارم تک کی تعلیم کو مدرسۂ ثانویہ کے نام سے علیحدہ کیا گیا ہے تاکہ خصوصی نگرانی کی جاسکے، اس کے اچھے نتائج سامنے آئے ہیں۔

تخصص فی الحدیث

اس درجہ میں بھی ہر سال ۵ منتخب فضلاء دارالعلوم کو داخلہ دیا جاتا ہے، اس کا دوسالہ نصاب ہے اس طرح ۱۰ طلبہ زیرِ تعلیم رہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ طلبہ کو علوم حدیث و علم اسماء الرجال وغیرہ سے قوی مناسبت پیدا کرائی جاتی ہے اور ان کو قیام وطعام کے ساتھ -/1000 روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔

تخصص فی الادب

ایک سال تکمیل ادب میں تعلیم حاصل کرکے کامیاب ہونے والے جیدالاستعداد پانچ فاضل کا داخلہ اس میں کیا جاتا ہے اور عربی زبان وادب پر محنت کرائی جاتی ہے، اس شعبہ میں داخل طلبہ کو بھی قیام وطعام کے علاوہ -/625 سو روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔

تکمیل افتاء

اس درجہ میں جیدالاستعداد اور معیاری نمبرات لانے والے فضلاء کا انٹرویو کے بعد داخلہ ہوتا ہے اور پورے سال افتاء کے کورس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے، نیز فتاویٰ نویسی کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔ اس شعبہ میں ۴۰ فضلاء کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

تخصص فی الافتاء

تکمیل افتاء کے سالانہ امتحان میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ کو مزید دو سال مشق کرانے کے لیے تخصص فی الافتاء کا درجہ قائم ہے، جس میں چار فضلاء کا داخلہ کیا جاتا ہے۔ تخصص فی الافتاء سالِ اوّل میں داخل طلبہ کو -/1500 روپے ماہانہ اور سال دوم میں داخل طلبہ کو -/2500 روپے ماہانہ وظیفہ معہ قیام وطعام دیا جاتا ہے۔

شعبۂ انگریزی زبان وادب

اس شعبہ میں باذوق ۲۰ فضلاء دارالعلوم کو انٹرویو کے بعد داخل کیا جاتا ہے۔ اس کا

نصابِ تعلیم دو سالہ ہے۔اس میں داخل شدہ تمام طلبہ کو قیام وطعام کی سہولت دی جاتی ہے اور -/300 روپیہ نقد وظیفہ دیا جاتا ہے۔

کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر

کمپیوٹر جیسی نئی ایجاد کو اسلامی علوم وافکار کی اشاعت وترویج اور دین اسلام کے دفاع کا مؤثر ذریعہ بنانے کے لیے کئی سال قبل اس شعبہ کا قیام عمل میں آیا تھا، ۲۵ ر طلبہ کو ہر سال قیام وطعام کے ساتھ داخل کیا جاتا ہے۔اس کا نصابِ تعلیم ایک سالہ ہے۔

شعبۂ ترتیبِ فتاویٰ

قدیم زمانے میں ''فتاویٰ دارالعلوم'' کے نام سے ۱۲ ر جلدیں طبع ہو چکی تھیں، مگر اب چند سال پیشتر باضابطہ شعبہ قائم کر کے دارالعلوم کے دارالافتاء سے جاری عام فتاویٰ کے ذخائر کو عناوین، قیمتی حواشی اور فقہی عبارات کی تخریج وتعلیق سے آراستہ کر کے منظر عام پر لانے کا کام کیا جارہا ہے، چناں چہ اس شعبہ کے تحت ''فتاویٰ دارالعلوم'' کی چھ جلدیں طبع ہو کر منظر عام پر آ گئی ہیں، اب ۱۸ ر جلدوں پر مشتمل یہ سیٹ تیار ہو چکا ہے۔

شہری مکاتب کا نظام

مقامی شہری مکاتب کی تعداد اس وقت ۱۵ ر ہے، جو شہر دیوبند میں قائم ہیں، جن کی نگرانی کے لیے ایک باقاعدہ نگراں مقرر ہے، دارالعلوم کی نگرانی میں ان کے امتحانات کا بھی نظم کیا جاتا ہے، اس وقت ۱۶ ر اساتذہ تعلیمی وتربیتی امور انجام دے رہے ہیں، یہ مکاتب دیوبند کے مختلف محلوں میں دارالعلوم کی طرف سے قائم ہیں۔

زیر تعمیر کام

شیخ الہند لائبریری

دار العلوم دیوبند کے شایانِ شان ایک بڑی لائبریری کی سات منزلہ عمارت اپنے آخری مرحلے میں ہے، حضرات اکابر دار العلوم نے اس لائبریری کو ''دار الحدیث و شیخ الہند لائبریری'' کے نام سے موسوم کیا ہے، اس سات منزلہ لائبریری کی عمارت میں دو منزل عمارت درسِ حدیث کے لیے تیار کرائی گئی ہے، جس کا رقبہ ستر ہزار اسکوائر فٹ ہے، اور اس کے نیچے تہہ خانے میں ایک بڑا ہال تعمیر کرایا گیا ہے جو امتحانات یا اجتماعات کے موقع پر کام آسکے اس کا رقبہ تقریباً پینتالیس ہزار اسکوائر فٹ ہے۔ سب سے اوپر کی چار منزلیں برائے لائبریری ہیں۔

ہر منزل پر آمد و رفت کے لیے چار لفٹ لگائی جائیں گی، جب کہ چار بڑے زینے تعمیر ہو چکے ہیں، دروازے، کھڑکیوں اور بجلی کی بہت سی ضروریات کے کام ابھی باقی ہیں۔ لائبریری کے باہر دیواروں پر پتھر لگانے کا کام اسّی فیصد ہو چکا ہے، بجلی فٹنگ و دیگر چھوٹے بڑے کام، ونڈو پر دروازہ کا کام جاری ہے، جس کی تکمیل اہل خیر حضرات کی خصوصی توجہ کی منتظر ہے۔

جدید درسگاہیں

اسی لائبریری سے متصل بڑی چھوٹی ۳۴/ درسگاہیں معہ برآمدہ و زینہ وغیرہ تیار کی جارہی ہیں، جن کا تعمیری کام جاری ہے۔

مطبخ سے متعلق ڈائننگ ہال

طلبہ کو یکجا بٹھا کر کھانا کھلانے کے لیے بڑے بڑے ہال کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، حسب تجویز مجلس شوریٰ، مطبخ سے متصل ان کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ ان بڑے بڑے ہال کے اوپر طلبہ کے قیام کیلئے کمرے تعمیر ہوں گے، جو شیخ الاسلام منزل سے متصل تعمیر ہو کر شیخ الاسلام منزل کی تکمیل ہو جائے گی۔

منظور شدہ تعمیری منصوبے

ایک جدید دارالاقامہ

''دارالقرآن'' کی عمارت کے پاس احاطہ دارالعلوم کے اندر سہارنپور روڈ پر ایک سہ منزلہ دارالاقامہ تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے، اس کا نقشہ تیار کرالیا گیا ہے۔ منصوبہ کے مطابق اس دارالاقامہ میں بڑے بڑے ۲۷/کمرے ہوں گے، ہر کمرے میں ۱۰/طلبہ قیام کرسکیں گے، ہر طالب علم کے لیے الماری الگ الگ ہوں گی، ان کی ضروریات سے متعلق سہ منزلہ زینے، بیت الخلاء، غسل خانے اور کپڑے دھونے کے لیے پلیٹ فارم ہر منزل پر الگ الگ ہوں گے، اس عمارت سے متصل جی ٹی روڈ پر ایک بڑا گیٹ بھی تعمیر کرایا جائے گا۔

کمروں کا سائز معہ برآمدہ 2 2 x 1 2 فٹ ہوگا، تمام لوازمات کے ساتھ ایک کمرے کی تعمیر و تکمیل کا تخمینہ بسبب گرانی پانچ لاکھ روپیہ سے زائد ہے۔

مزید ایک جدید مسجد

دارالقرآن سے متصل شیخ الاسلام منزل و دارالاقامہ اور مدرسہ ثانویہ نیز حضرات اساتذہ کی قیام گاہیں ہونے کی وجہ سے اس احاطے میں ایک مسجد کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے، چناں چہ مجلس شوریٰ نے ایک اور مسجد اس احاطے میں تعمیر کرنے کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ نقشہ تیار کرایا جاچکا ہے، جس کا تخمینہ تین کروڑ پانچ لاکھ بانوے ہزار روپیہ ہے۔

انشاءاللہ یہ مسجد شیخ الاسلام منزل کے سامنے تعمیر ہوگی۔

صغیر کالونی میں اساتذہ کے لیے ۲۴/عدد مکانات پر مشتمل دارالمدرسین کی تعمیر۔

ہمیں یقین کامل ہے کہ آپ دارالعلوم دیوبند کی ضروریات اور منصوبوں کی تکمیل کے پیش نظر پہلے سے زیادہ اعانت فرمائیں گے اور بالخصوص تعمیری منصوبوں کی تکمیل میں خصوصی حصہ لے کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

نوٹ: دارالعلوم دیوبند کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے (جی ۸۰) G-80 ملا ہوا ہے، اس کے تحت چندہ دہندگان جو رقم دارالعلوم کو ارسال کریں گے ان کو اس رقم پر انکم ٹیکس میں چھوٹ ملے گی۔

حضرات اراکین شوریٰ دارالعلوم دیوبند

۱- حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی صاحب ندوی	لکھنؤ
۲- حضرت مولانا بدرالدین اجمل صاحب	آسام
۳- حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی	اکل کوا
۴- حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی	لکھنؤ
۵- حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب	مالیگاؤں
۶- حضرت مولانا محمد اشتیاق صاحب	مظفر پور (بہار)
۷- حضرت مولانا ملک محمد ابراہیم صاحب	میل وشارم
۸- حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری	ڈابھیل
۹- حضرت جناب حکیم کلیم اللہ صاحب	علی گڑھ
۱۰- حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب	کشمیر
۱۱- حضرت مولانا انوارالرحمن صاحب	بجنور
۱۲- جناب سیّد انظر حسین میاں صاحب	دیوبند
۱۳- حضرت مولانا محمود حسن صاحب	کھیروا (راجستھان)
۱۴- حضرت مولانا نظام الدین صاحب خاموش	ممبئی
۱۵- حضرت مولانا عبدالصمد صاحب	کالیکاپور (مغربی بنگال)
۱۶- حضرت مولانا محمد عاقل صاحب	سہارنپور
۱۷- حضرت مولانا سیّد حبیب احمد صاحب	ہتھورا، باندہ
۱۸- حضرت مولانا مفتی محمد شفیق احمد صاحب	بنگلور
۱۹- حضرت مولانا محمد عاقل صاحب	گڑھی دولت
۲۰- حضرت مولانا سیّد ارشد مدنی صاحب	صدرالمدرسین
۲۱- حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب	مہتمم دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند سے تعاون کا طریقۂ کار

(تعاون بصورت نقد رقم)

جو حضرات دارالعلوم کے منصوبوں کی تکمیل اور دارالعلوم کی ترقیات میں شریک ہونے کے لیے اپنے عطیات وزکوٰۃ وغیرہ کی رقوم ارسال کرنا چاہیں وہ یا تو اپنے حلقوں میں پہنچے ہوئے دارالعلوم کے سفراء کو رقومات دے کر رسید حاصل کریں یا پھر براہِ راست ادارہ کو منی آرڈر، ڈرافٹ یا چیک یا نیٹ وموبائل بینکنگ کے ذریعہ اپنی رقوم ارسال فرمائیں، دفتر سے وصولیابی کے بعد اس کی رسید ارسال کردی جائے گی۔

تعاون بصورت اشیاء

☆ دارالعلوم کے کتب خانے کے لیے درسی اور مطالعاتی کتب ☆ تعمیری کاموں کے لیے اینٹیں، بجری، سیمنٹ، سریا و دیگر تعمیراتی سامان ☆ درسگاہوں کے لیے پنکھے و دیگر بجلی کا سامان ☆ طلبہ کے لیے خورد ونوش کا سامان گندم وغیرہ ☆ دارالعلوم دیوبند کے شفاخانہ (عظمت ہسپتال) کے لیے دوائیں۔

بجٹ ۱۴۴۳ھ

35,48,55,000.00

(پینتیس کروڑ اڑتالیس لاکھ پچپن ہزار روپے)

اور تقریباً پانچ ہزار کوئنٹل غلّہ

ڈرافٹ کے لیے: بنام

Accounts Name: **Darul Uloom Deoband**

Banks Name	Accounts Number	IFSC Code
State Bank of India (DBD)	30799743793	SBIN0000632
Union Bank of India (DBD)	372901010014045	UBIN0537292
Punjab National Bank (DBD)	0134002100018424	PUNB0013400
Central Bank of India (DBD)	2073231814	CBIN0282582
Corporation Bank (DBD)	520401000236083	CORP0000786
ICICI Bank Ltd. (SRE)	019101001478	ICIC0000191
Bank of Baroda (DBD)	39580100000786 Current: 39580200000235	BARBODEOBAN
HDFC Bank (DBD)	50100214258471 Current: 50200031421551	HDFC0001974
Axis Bank (DBD)	914010023076555 Current: 918020097064941	UTIB0002426

دارالعلوم دیوبند کے تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل کے سلسلے میں

اپیـــــــل

بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند اپنی دینی، علمی، اخلاقی واصلاحی خدمات جاری رکھتے ہوئے شاہراہِ ترقی پر گامزن ہے، جس کی بنا پر بجا طور پر اس کو سرمایۂ ملت کا نگہبان، ملتِ اسلامیہ کے تہذیبی وتمدنی ورثہ کا امین اور برصغیر میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا علمبردار مانا جاتا ہے، اور اپنی حیرت انگیز علمی وملّی خدمات کی بنا پر یہ ادارہ قرونِ اخیرہ میں کتاب وسنت کی حفاظت کا سب سے معتبر ومستند ادارہ قرار پایا ہے اور اسے دین ودیانت، علم وفن، مسلک صحیح، فکر سلیم اور صراطِ مستقیم کے مرکزی نمائندہ کی حیثیت حاصل ہوئی ہے، اس طرح الحاد وزندقہ، ذہنی ارتداد کے منہ زور سیلاب کے مقابلے میں دارالعلوم کا مسلک ومشرب ''نشانِ ہدایت'' بن گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسے تاریخی کردار کے حامل ادارہ کا استحکام وترقی ملتِ اسلامیہ کے استحکام وترقی کے ہم معنی ہے۔ خداوندِ کریم کا فضل وکرم ہے کہ امتِ مسلمہ نے دارالعلوم دیوبند کو ہمیشہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھنے کی مخلصانہ مساعی کی ہیں، اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح مخلصانہ تعاون سے نوازا ہے۔

ہم خدام دارالعلوم ان تمام ہمدردان ومعاونین کے صمیم قلب سے شکر گزار ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ امت مسلمہ کا ہر فرد، بالخصوص بہی خواہانِ دارالعلوم، اس وقت دارالعلوم کے تعمیراتی منصوبوں اور ضروریات کی جانب خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

والسلام

مخلص

بندہ ابوالقاسم نعمانی غفرلہٗ

مہتمم دارالعلوم دیوبند